سجدے میں ناک زمین پر لگانا ضروری نہیں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نماز کے سجدے میں ناک کی ہڈی لگانے کی شرعی حیثیت کیا ہے، بعض افراد کا کہنا ہے کہ پیشانی لگانا کافی ہے، ناک لگانا ضروری نہیں۔

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سجدے میں پیشانی کا زمین پر جمانا فرض اور ناک کی ہڈی کا زمین پر یوں جمانا کہ ناک کا نرم حصہ دبنے کے بعد ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے واجب ہے، صرف پیشانی جمانے پر اکتفاء کرنا، بلاعذر ناک کی ہڈی نہ لگانا مکروہ تحریمی، ناجائزوگناہ ہے اور ایسی نماز کا اعادہ کرنا بھی واجب ہے، ہاں اگر کوئی عذر ہو جیسے ناک پر زخم یا پھوڑا ہو جائے کہ جس سے ناک زمین پر نہ لگ سکتا ہو، تو فقط پیشانی سے سجدہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

سجدے میں پیشانی اور ناک کی ہڈی لگانے کے حکم کے متعلق کتبِ صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سننِ ابی داوٗد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں ہے : واللفظ للاول: ”قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: أُمرت ان اسجد علی سبعۃ اعظم: علی الجبھۃ واشار بیدہ علی انفہ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکف الثیاب والشعر“ ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا : مجھے سات (7) ہڈیوں : (1) پیشانی اور (ساتھ ہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ فرمایا (2، 3) دونوں ہاتھوں (4، 5) اور دونوں گھٹنوں (6، 7) اور دونوں قدموں کے کناروں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ کہ ہم (نماز پڑھتے ہوئے) کپڑے اور بال نہ سمیٹیں۔ (صحیح بخاری، جلد1، کتاب الاذان، باب السجود علی الانف، صفحہ 162، مطبوعہ دار طوق النجاۃ، بیروت)

ناک کی ہڈی لگانے پر مواظبت اختیار کرنے کے متعلق جامع ترمذی، صحیح ابن حبان، سنن ابن ماجہ، سنن الکبری للبیھقی، شرح السنہ للبغوی اور شرح معانی الآثار للطحاوی میں ہے : والنظم للاول: ”عن ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ قال: أن النبي صلى اللہ علیہ وآلہ وسلم، كان إذا سجد أمكن أنفه وجبهته من الأرض، ونحى يديه عن جنبيه،

ووضع کفیه حذو منکبیه" ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی سجدہ کرتے تھے، تو اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر جما دیتے اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے اور دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر رکھتے۔ (جامع ترمذی، جلد 2، صفحہ 59، مطبوعہ شرکۃ مکتبۃ ومطبعۃ مصطفی البابی الحلبی، مصر)

مذکورہ حدیث مبارک کے تحت شرح سنن ابی داؤد للعینی میں ہے: "وبھذا الحدیث استدل من قال: لابد من السجدة علی الجبهة والأنف جمیعا" ترجمہ: اور اس حدیثِ پاک سے ان ائمہ کرام نے دلیل پکڑی، جنہوں نے کہا کہ سجدہ میں پیشانی اور ناک دونوں کا (زمین پر) لگانا ضروری ہے۔ (شرح سنن ابی داؤد للعینی، جلد 04، صفحہ 115، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض)

مواظبت سے واجب ثابت ہونے کے متعلق فتح القدیر، درر الحکام شرح غرر الاحکام، بنایہ، عنایہ، نہایہ، بحر الرائق، نہر الفائق، مراقی الفلاح، خزانۃ المفتین، منحۃ السلوک اور الہدایہ میں ہے: واللفظ للآخر: "فإنه صلی اللہ علیه وآله وسلم واظب علیها من غیر ترکها مرة وهي أمارة الوجوب" ترجمہ: بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس عمل کو ایک مرتبہ بھی ترک نہیں فرمایا اور اس پر ہمیشگی اختیار فرمائی، تو یہ اس عمل کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ (الھدایہ، جلد 01، صفحہ 71، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، درر الحکام شرح غرر الاحکام، نور الایضاح مع مراقی الفلاح میں ہے: واللفظ للآخر: "یجب ضم الانف (ای ما صلب منه) **للجبهة فی السجود للمواظبة علیه**" ترجمہ: سجدے میں ناک کی سخت ہڈی کا لگانا واجب ہے، **کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر ہمیشگی اختیار فرمائی ہے۔** (نور الایضاح، صفحہ 139، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سجدے میں ناک نہ لگانے کی صورت میں نماز کامل نہ ہونے کے متعلق سنن دار قطنی، کنز العمال، مصنف عبد الرزاق، الجامع الکبیر للسیوطی، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن الکبری للبیہقی اور المراسیل لابی داؤد میں ہے: والنظم للاول: "عن ابن عباس رضی اللہ عنه قال: ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم: رأی رجلا ما یصیب أنفه بشيء من الأرض فقال: لا صلاة لمن لا یصیب أنفه من الأرض" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو (نماز پڑھتے دیکھا)، جس کے (سجدہ کی حالت میں) ناک

میں سے کچھ بھی زمین پر نہیں لگ رہا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں، جس کی ناک زمین کو نہ لگے۔ (سنن دار قطنی، جلد02، صفحہ157، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان)

فتاوی رضویہ میں ہے: **"یوں ہی ناک کی ہڈی زمین پر لگنا واجب ہے،** بہتیروں کی ناک زمین سے لگتی ہی نہیں اور اگر لگی، تو وہی ناک کی نوک یہاں تک **تو ترکِ واجب گناہ اور عادت کے سبب فسق ہی ہُوا۔"** (فتاوی رضویہ، جلد3، صفحہ253، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

نماز واجب الاعادہ ہونے کے بارے میں فتاوی امجدیہ میں ہے: واللفظ للآخر: **"سجدہ میں پیشانی کا زمین پر جمنا فرض ہے اور** ناک اس طرح جمانا کہ جو حصہ ناک کا نرم ہے، اس کے دبنے کے بعد ناک کی ہڈی زمین پر جم جائے یہ واجب، **اگر ناک کی نوک زمین سے چھوگئی اور ہڈی نہ لگی، نماز واجب الاعادہ ہوئی۔"** (فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ84، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی)

عذر کی وجہ سے ناک زمین پر نہ لگانے کے متعلق ردالمحتار مع درمختار، الجوہرۃ النیرہ، فتح القدیر اور فتاوی عالمگیری میں ہے: واللفظ للآخر: "لو وضع أحدهما فقط إن كان من عذر لا يكره" ترجمہ: اگر عذر کی وجہ سے ان دونوں (ناک اور پیشانی) میں سے کسی ایک کو (سجدہ کی حالت میں زمین پر) لگایا، تو مکروہ نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ70، مطبوعہ دار الفکر بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: عبدالرب شاکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Sar-9135

تاریخ اجراء: 08ربیع الثانی1446ھ/12اکتوبر2024ء